جلد ۱۲ | بمبئی دو شنبہ ۱۰ جمادی الآخر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۰۷ء | نمبر ۲۶

مقدمۂ المجلس

خیالی یادگار

ہمارے مسٹر مرزا علی بہادر کو یادگار کا ایسا دورہ پڑا
پڑ گیا ہے کہ کسی طرح کم ہونا تب سے نہیں جانے دیتے چونکہ
وہ بیرسٹر ہیں اور شاعر ہیں مسلمان ہیں اس لئے زبان کی گت
نال اسکی یادگار کا ایک خیال ہوا اور وہ ہزار روپے
نذرانہ کا اعلان کر دیئے اور تیار یادگار بعد ہمارے نامہ
تجویز کی کہ مسلمانوں کی یہ نسبت سے سرکار سے معروف
کی بسند کے قابل گزرتے ہیں نہیں رہی جو وہ
ہے وہ دیکھو بہت نہیں آتی جو جیتی ہوئی یہ خیالی یادگار
تو یوں پوری ہو گئی اب آگے ایک اور یادگار کا خیال
ہوا ہے وہ گورنر صاحب بمبئی کی رخصتانہ کی تقریب ہے کہ
انہیں آپ نے بالاتفاق کی بہت تحریک ہے مگر دونوں یادگار

سودیشی ابرہ ولایتی استر

یہ معلوم ہے جیسے کسی کو اچھا نہ معلوم ہوتا ہو
کہ سودیشی پر چارکے پنجابی سردار بغاوت کے
بیر ہوئے شورش کی جان محنت ورزی کی مدح رہا
لالہ لاجپت رائے کو تو اسی پر بس ہو گئے ہیں۔ قہر میں
کہ لالہ صاحب بہت دور ہیں ورنہ بنگالی اور
پنجابی سودیشی باز ہیں کہ ٹیکا بابا ہاں قدم
لیتے۔ لالہ صاحب کا سودیشی پر وہ آخر جب گیا
اور اپنے اصلی رنگ روپ میں کچھ کچھ جا کر
وہ نظر آنے لگے جب قسمت آپکی جا کر تلاشی
لی گئی تو اپنے سودیشی کوٹ کے نیچے کل کپڑے
ولایتی پہنے ہوئے تھے۔ لالہ صاحب جیسے زیادہ
کر دیگر تو بعض کپڑے سودیشی کا تشتی اور ٹکیہ
کے کار خانہ کے پیرا ہوئے ہوئے پائے گئے ہیں اہلی

دہلی کا بھنگی ڈھاکہ کی بھنگن

جوڑا تو خوب پڑا تھا مگر وہ کسر رہ گئی۔ آخر مہترانی ذات
بیوفائی سرشت میں تھی ادائی غیرت ہیں بسرا آئیہ کر کچھ
لگ رہ نہ سے تو دہلی کا بھنگی لوٹ پوٹ ہو گیا مگر جب
رسٹر بیٹل کا رڈ کا ریلا لدھیانہ کر گیا جسم بہادر نے
بھنگن کا سینہ نالہ کا تو خوب تھا۔ مگر اس کی بجا زندگی
سے بس نہ چلا۔ یہ رہ چکی بہادر کا نشانہ کیا خطا
ہوا گویا قیامت آگئی جیسے اسٹرائیک جیسے اور
ایک دو تین چار کر کے بھنگن کا قید کرنے لگے مگر
راہ رہی بیچاری اور سپر بھی وہ بچی مقدمہ
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا مگر دونوں
راضی ہو گیا ہیں تاضی فریقین نے آپس میں صلح کر لی
اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ وہ قوام قتل اور راضی نامہ
معلوم نہیں کیونکر ان کی غلط بیانی کی کمی تھی غرض

جان بچی لاکھوں پائے

لکھنؤ کے بیگمزوں سے یون کہلا نہیں بیٹھا جاتا کبھی نہ کبھی ایک آدھ شگوفہ ایسا ضرور چھوڑ بیٹھتے ہین کہ مدتوں تیل پانی اور مرہم پٹی ہوا کرے۔ چنانچہ پٹیالہ کی گھوڑ دوڑ بلکہ سانڈ دوڑ اب یہاں جب لکھنؤ کی نئی بڑی ناک والی چوٹی کی رنڈیوں کو کبھی یاد آجاتی ہے تو اوپر سے نیچے تک کانپ جاتی ہین۔ تھرا اٹھتی ہین۔ بچارین سہم کر پھر ہرے ہو جاتے ہین۔ بیبیوں کہ اس پیٹ سہلایا کرتی ہین۔ خیر اوس اتفاق کو تو زمانہ گذرا۔ اون مین کی بچی کچی جو بیاہ تیتر نکالا وہ بھی گئی ہین۔ زمانے اونہین اب کچھ کا کچھ کر دیا۔ وہ اگر اوس وقت بچھڑی نہین تو اب کثرت استعمال سے خود بخود گسّی بھوڑی بن گئی ہین۔ اگر اوس وقت نوچی نہین تو اب نائکا ذات مین شمار ہونے کے قابل ہو گئی ہین۔ مگر اب بھی ہر وقت سولہ سنگار کئے بیٹھے گیارہ اور تین تیرہ برس کی بنی رہتی ہین۔ مگر ڈپٹے کہنڈر پر ابٹنا اور استر کاری کچھ تو کوئی کھنڈر جاتی ہے۔ اور کچھ جہاں پانی کا ایک آدھ چھینٹا پڑا بہہ گئی۔ یہہ ضرور ہے کہ تانبے کے ٹوٹے برتنون کو مانجھ کر قلعی کر کرا کے بھاؤ چڑھا دیا ہے۔ مگر لکھنؤ کے قدردان اوس سے نئے دن اور کھوسٹ نخرون پر تھوکتے نہین۔ البتہ اگر کوئی ان کا آہو کا ہو تا تھا تو گاہک کا پورا اوس کو نکا لگے گی جب وبال بھی چونکا تو دو دو سری

نئے گھان کی فکر

ہم سنتے ہین۔ چنانچہ یار لوگون کو جو مذاق سوجھا تو شہر کی کل نوخیز ڈال کی پکی اور سکنڈ ہنڈ استعمالی رنڈیون کو عام نگر مین مدعو کر دیا بلکہ اطمینان کے لئے پروانے بھی لکھ دئے۔ اور روز یہ کر سیہ نجات کی رنڈیون کو بھی نہایت سرپوشی سے بلایا تھا۔ وہ دو کا ملا جلا سر نکہ چونکہ چنا ہے۔ سو نہین ہے ایک زمانہ کے گرم سرد چشیدہ اور پنچ پنچ چکھے ہوئے تھے۔ اُسے کچھ شک ہوا کہین ایسا نہو کہ رنڈیان مع پشواز خود دیوار غائب کی نظر ہے۔ اسی خیال سے پولیس مین رپورٹ لکھا دی۔ پولیس نے ڈپٹی ٹنڈوا بکر ان بہنت کو نکالا جنہین یہ جستہ مذاق سوجھا تھا اب سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس مین مقدمہ پیش ہے۔ بعض تعلقداروں کو فرضی منظوط دکھا کر یہ جال بچھایا تھا۔ اب نہین جی شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔ وہ بھی طلب ہین۔ اسمین شک نہین کہ کچھ دن کیلئے سٹی مجسٹریٹ کی کچہری مین بڑی چہل پہل ہوگی وہ لطف دیکھنے کے قابل ہوگا جب فلان جان بی فلان جان مع کشتگان ناز ہچکولے مین شیرا ایدار اور کیچڑ مین لت پت سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس کے سامنے املی کے درخت کے نیچے ٹکڑا دلے کی دوکان جیدولا فی پھرتی نظر آئیگی۔ پنچ کی خبر یہ کہ بی نہوا اور بی بچپا اسمرتبہ لکھنؤ مین موجود نہین ورنہ وہ بھی شامل مثل ہو جاتین۔ سیجان تر دیکھے لئے کے نئے چلنے والے اور نئے دو چار پر لنے چلنے والو گھرا دنیا کو صدقہ کر کے چھوڑ دین خدا نخوستہ بچائے۔ ایک سوب اور ایک ملتی کا ساہی اچھی ہین۔

نصیحت گوش کن جانان

زمانہ نازک۔ حالت پرآشوب۔ جب سلطنتی دنیا ہی مین ٹھکانا نہین تو عالم بالا کی کون کہے۔ یہاں تو یہہ ہے کہ آدمی کو آدمیوں سے سابقہ پڑتا گدہے گھوڑے کتے بندر دنیا مین۔ جز آدمیوں کی خو بو پاکر خوب سوجھ بوجھ کر کچھ مانوس تو ہو گئے ہین مگر وہان نئی دنیا غیر مانوس جنس خدا ہی ہے جو پیرا یا ہو گیا یہ تمہین دنیا کے جیبلے طے کرنا اور یہین جینا ہین اسلئے اگر تمہین اطمینان اور آسایش کے ساتھہ زندگی کے دن کاٹنا ہون تو زمانہ کا رنگ دیکھ بیکار اور بھولکر کچھ دیکھو نہین ادنےٰ بچاؤ ورنہ آنکھوں کی خیر نہین سنو نہین بہرے ہو جاؤ ورنہ گرم گرم سیسا ہے اور تمہارے دونون کان۔ لکھو نہین ٹھنڈے بچاؤ ورنہ ہاتھہ قلم کر دئے جائینگے تو ہم ذمہ دار نہین خبر اگر آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سننے کی کوشش بھی ہو۔ ڈر کے جن جاؤ ورنہ زبان کھینچ لیجائیگی۔ رنگ سلیمانی مدد وغیرہ چار بوتلین منگا کر حافظہ درست کر لو۔ پیچھے رہے نہ بڑھو قدم بھی رکھو تو پہر تلک پھونک کر چلو بھی تو داہنے بائین دیکھ بھالکر کیونکہ زمانہ نازک ہے۔ بگلی سو کبھی سب ہی جلتی ہین۔ فرصت کے وقت لغت دیکھو ڈکشنری کا مطالعہ کرو مگر حسن و انصاف و آزادی و رحم یہ سب الفاظ جو ہمنے اون حرفوں مین جلی قلم سے لکھے ہوئے اور نمایاں ٹائپ مین چھپے ہوئے تمہین نظر آئینگے۔ دیکھو تو صفحہ لغت پر کیسے خوبصورت اور شاندار الفاظ ہین شکر کرو اور احسان مانو کہ ایسے الفاظ کا ذخیرہ لغت اور کتابون مین جمع ہے۔

ہندو بھائیوں کا نرالا اتفاق

ہندوؤں کی ہمیشہ سے ترغیب کو مسلمان تو ابتدائے
قوت بازو سمجھتے ہیں۔ اور مسلمان بادشاہون
نے سوائے شاذ کے ہمیشہ ہندوؤں کے ساتھ
عمدہ سلوک کیا۔ اس سے ہندو لیڈر ہمیشہ
اتفاق سے کام لینے کی درخواست کرتے رہے
کہ مسلمان قوم کا برتاؤ ان کے ساتھ اچھا رہا ہے
ہم نے اپنے بزرگوں سے اور ہمارے بزرگوں
نے اپنے بزرگوں سے یہی سنا کہ ہندو مسلمان
کا چولی دامن کی طرح ساتھ چلا آتا ہے۔
یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تالی دونوں
ہاتھوں سے بجا کرتی ہے۔ اس بنا پر ہمارا
خیال تھا کہ مسلمانوں کی طرح ہندوؤں
میں بھی خلوصیت کا مادہ ہے مگر جو حضرات
ہندو نے اپنا رنگ دکھایا تو معلوم ہوا کہ
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ چونکہ اس
وقت اسلامی سلطنت تھی اسلئے دنیا سازی
کے اعتبار سے ہندو ہمارے خیال سے بڑے [illegible]
تھے اور اب جو آزادی مل گئی تو انہوں
نے سر توڑنے شروع کر دیئے اور ہندوازم
کی اور مسلمانوں نے فاتحہ کا حاشیہ چڑھایا۔
خدا کا شکر ہے کہ ابھی ایسی نوبت اتفاق نہیں
ہوئی ہے کہ دونوں قومیں بالاتفاق ایک
دوسرے کے خون کی پیاسی ہو جائیں مگر ان میں
سے بعض ضرور ہو گئی ہے کہ پولیٹیکل ذاتی
کے ہندو مسلمانوں کی خلوصیت [illegible]
کانگریس جیسی بنیاد مضبوط کرنے کیلئے ہندو لیڈر
اتفاق کی صدائیں تو لگاتے ہیں مگر محض مطلب براری
کی نیت سے اگر وہ واقعی دل سے خواہشمند ہوتے تو
مشرقی بنگال میں یہ خون خرابے ہوئے ہیں نہ ہوتے

مسلمانوں کا نقصان

زیادہ ہوا ہے۔ اور وہ اسکی تلافی کے لئے
مستعد [illegible] بھی نہیں ہیں۔ پھر بھی گذشتہ را
صلوٰۃ آئندہ را احتیاط کی پالیسی پر عمل کرنے
کے لئے آمادہ ہیں مگر جن ہندو لیڈروں کے
دل میں چور ہے وہ پہلو بچاتے ہیں۔ گذشتہ
ماہ میں ہندوؤں کی طرف سے درخواست
پیش کی گئی کہ جو ہوا وہ ہوا۔ اب ان واقعات
پر خاک ڈال دینی چاہئے۔ نواب سلیم اللہ
خان بہادر عام مسلمانوں کی منظوری
سے اسپر تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے
اعلان کر دیا۔ کہ ہم ہر طرح حاضر ہیں۔
چنانچہ ایک مختصر سا جلسہ ہوا جس
میں ہندوؤں سے ہندو شریک تھے اور
اس میں یہ طے پایا کہ ایک عظیم الشان
جلسہ کیا جائے جس میں وہ ہندو لیڈر
ضرور شریک کئے جائیں کہ جو اپنی زبان
کی طراری سے خیالات کی کایا پلٹ کرتے
ہیں۔ چنانچہ ان سب کو نواب صاحب
کی طرف سے باقاعدہ دعوت دیگئی
مگر انہوں نے کانوں پر ہاتھ دھرے
اور صاف کہہ دیا کہ ہمکو معاف رکھو
اب ہمارے [illegible] مزاج ہمارے
بھائی ہمکو بتائیں کہ کس ترکیب سے
ہندو مسلمان بدستور سابق شیر
و شکر ہو سکتے ہیں۔ سوائے اس
بات کے کہ مسلمان گورنمنٹ کی
بغاوت پر کمربستہ ہو کر ان کا
ساتھ دیں اور جو کچھ وہ کہیں گے
دل و جان سے منظور ہے۔

غلام سرور

نئی روشنی کیا زمانہ ہے لوگ جتنی بھی نئی
ہوں کہ چراغ کے بدلے لیمپ کی ڈبیاں [illegible]
لگیں۔ تہذیب نے جب ترقی کی تو [illegible]
جست مار مار کے اور طے کئے تو لیمپ [illegible]
گیس کی روشنی اچھی سمجھی جانے لگی مگر بجلی
نے سب مات کر دیا۔ مسٹر محمود نے خواہ دوستی کا
ثبوت دیا ہو۔ یا مصلحت وقت سمجھکر
اپنے نور العین کا نام راس مسعود
اس وجہ سے رکھا کہ وہ جیتی جاگتی مسٹر کی
یادگار دونوں کی دوست مسٹر راس کے نام دنیا
میں نمود حاصل کرے۔ خیر انہوں نے
تو ہندوستانی باغات میں [illegible]
ساس کا پیوند لگایا ہی تھا۔ انکی
دیکھا دیکھی بریلی کے ایک مولوی صاحب
کو بھی شوق چرایا۔ وہ بیچارے کیوں
پیچھے رہ جاتے۔ خدا نے یہ دن
دکھایا کہ بیٹا پیدا ہوا۔ سوچے اور
غور کیا کہ برخوردار کا نام ایسا تجویز
ہونا چاہئے کہ دنیا میں کچھ نام حاصل
کرے۔ [illegible]
دیکھا جائیگا جب زمانہ بدل جائیگا [illegible]
[illegible] چنانچہ واجب التعظیم مولوی صاحب
نے شاہزادہ کا نام غلام سرور رکھا ہے
معلوم ہوتا ہے اس [illegible]
نہیں ہو گیا۔ ورنہ اس خوشی میں کم از کم
اگر [illegible] تو ضرور کالج نہ رہتا مگر معلوم نہیں
ہو رہا تھا [illegible] شیخ ہیں سید ہیں مغل ہیں
پٹھان۔ کاش ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا تو ہم
صحیح اندازہ کر سکتے کہ [illegible]

کوریا کو بالکل کور

جاپان کی نسبت جو امید یورپ والی باندھے ہوا تھا
ہمارا جیسا وہ جو انگریز کے ایسے ہی ہمدرد اور
دوستی کا بھی دیوتا ہوگا جیسا کہ ایشیائی زمانہ
قول کے پکے ۔ زبان کے سچے ۔ بات کے
دھنی ہوا کرتے تھے ۔ یہی مادہ اون میں بھی
ہوگا ۔ نیلی پیلی آنکھوں والے جیسے دغابازی
مکاری اور فطرت کا ہیں جتنا ہی اوس سے
کوسوں دور ہوگا ۔ مگر وہ جو کہتے ہیں تم تاثیر
صحبت کا اثر خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ
پکڑتا ہے ۔ ابھی دو ایک ہی سلطنتوں سے
تار و رہ پڑا ہے ۔ اوسکا یہ اثر ہے کہ گرگٹ
کے سے رنگ بدلنے لگا ۔ وہ جو کے دھوکے سے
ملک گیری کی لیاقت تو ابھی نہوئی ہوگی ۔ مگر
ہاں دنگل پکڑتے ہی سیکھا پکڑ لینے کی مشق تو
بخوبی ہوگئی ہے اب آستین چاہے کوئی پکڑ لے
سیکھے گیند جیسے چالباز جیسے اوسکی بلا سے ۔
چنانچہ کوریا پر جب اوسنے دست شفقت پھیرا
ہے تو اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ کوریا کو روس کی
دستبرد سے بچانے کے لئے یہ مصیبت جھیلی
ہے ۔ اب تم آرام سے زندگی بسر کرو غرض یہ کہ
اوسکو تو دم دلاسا دیکر تھپک دیا اور آپ
حد بندی میں معروف ہوگیا ۔ بیچارہ وہ
بیسے طور پر گرفت میں آگیا تو اوسکے حقوق
شاہی میں کتر بیونت شروع کردی ۔ بڑے بڑے
کاموں کے متعلق یہ پیچ لگا دی کہ بغیر جاپانی
ریزیڈنٹ کی منظوری کے وہ مختار نہ تھا ۔ اس حکم کے
شاہ کوریا ایسا شکستہ دل ہوگیا کہ دست بردار ہونے
پر آمادہ ہے ۔ کوریا کی رعایا بھی برسر شورش ہے
اشتہار چسپاں کئے گئے ہیں کہ تمام جاپانی افسر نکالے

کیوں چندیا کھجاتی ہے

انشاء اللہ قومی جوش منہ کی کھاتے کھاتے
کھوپڑی تک گھس ہی جاتی ہے ۔ کھوپڑی پر پہنچتے پہنچتے
چندیا گنجی ہوئی جاتی ہے مگر رسی کا بل نہ گیا
کا پیچ ۔ ماش کے پھٹنے کی امیدیں جو ہو گئے تھی
سو اب بھی ہے ۔ راولپنڈی والے معاملہ میں
گورنمنٹ نے خصوصیت کے ساتھ مفسدوں کا پتہ
نہیں پکڑا ۔ یونہی اوڑتی ہوئی اوچھڑوں کی پڑی
تھی کو اب تک بدنیت بڑھ رہی ہے ۔ بڑے
بڑے سورما بڑے بڑے تیس مار خان بڑے
بڑے قومی شہادت کے مدعی بڑے بڑے
موچھیل جو پونچھ دبا کر اور منہ چھپا کر بھاگے
ہیں اب تک پتہ نہیں ۔ اسپر بھی یہ بہادری کا
خیال ہے کہ قومی فوج تیار ہونی چاہیے اور
وہ بھی باقاعدہ جیسے لڑائی کے گھر گھاٹ سے
واقف ۔ پٹہ بازی کے ایتر پیتر سے ماہر
اللہ اللہ یہ منہ اور مسور کی دال کسی نے
سچ کہا ہے ۔ قضا بیوقوفی کی جب آتی ہے انکو
پر نکلتے ہیں ۔ ذرا بنگال والوں کو دیکھئے اور
قومی والنٹیروں کو دیکھئے ۔ سنا گیا ہے کہ یہ لوگ
اندر ہی اندر باقاعدہ مشت مشت کی تیاری
کر رہے ہیں ۔ اور جو تیار ہوتے جاتے ہیں وہ غول
بیابانی کی صورت میں کسی ایسے خطہ میں جا دبکتے
ہیں جو گورنمنٹ کی نگاہ میں مشتبہ ہو چنانچہ
فی الحال ایک اونکا لاؤ لشکر بہار میں پہنچا ہے
اوسنے دیکھا کہ یہاں ابھی پت جھڑ نہیں ہوئی
اسلئے یہاں کے لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کی
یہ گمہداشت نہیں کہ پتہ کھڑکا اور بندہ بھڑکا لہذا
یہاں اطمینان کے ساتھ کاروائی ہوگی بہت مشغول
گورنمنٹ ابھی بے خبر ہے ۔ یہ خبر ہی نہیں کہ تیاری اندر

تیرا ہی جی نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

سمجھ میں نہیں آتا کہ لارڈ لیمنگٹن جیسا ہمدرد بنی نوع
انسان اور وہ دفعتہ رخ پھیر کر ایسا خشک جواب
دیدے کہ گویا ان تلوں میں تیل ہی نہیں ۔ ہندی حجاج
کی حالت زار اونہوں نے خود ملاحظہ فرمائی چھوٹے
چھوٹے بچوں کو دھوپ کی تپش میں بلکتے اور
بڈھوں کو تڑپتے ہوں کہ شبنم کی تری سے سسکتے دیکھا
اور اوس حالت سے متاثر بھی اتنے ہوئے کہ کلیجہ پگھل
گئے ۔ اور پھر ایسے بے کلیجہ ہوگئے کہ گویا پتھر کو
جونک لگی ہی نہیں ۔ اوس وقت جسقدر مسلمان
گورنر صاحب کے جلو میں تھے اون سے گورنر
صاحب نے کمال ہمدردی کا اظہار کرکے انتظام
کا وعدہ کیا ۔ مگر جب اسکا وقت آیا تو یہ فرمایا
اگر گورنمنٹ مجبور ہے ۔ اول تو مسلمانوں میں جسقدر
حیثیت کے وہ معلوم ہے یہ امید ہی نہ تھی کہ اس کام
خیر کی طرف کوئی متوجہ ہو ۔ خدا خدا کرکے دو
ایک با حمیت اور عالیحوصلہ مسلمان اسپر آمادہ
ہوئے اور گورنر صاحب سے مناسب قطعہ زمین
کے لئے درخواست کی ۔ تو شکریہ تو درکنار اونکا
پہلا جواب یہ دیا گیا کہ مسافر خانہ کوئی مذہبی بات
نہیں ہے جسکے لئے گورنمنٹ مفت زمین دے
بہت معقول ۔ گورنر صاحب کے نزدیک جب حج بیت اللہ
کوئی مذہبی رسم نہیں تو کسی زمانہ میں نماز
کو بھی وہ دنیاوی رسم قرار دیکر مسجد کی تعمیر
فضول سمجھیں گے ۔ تعجب کی بات ہے کہ ایک سوداگر
حامی قوم ہمدرد اسلام آنریبل مسٹر ابراہیم رحمت اللہ
اس فرض منصبی پر گورنمنٹ کو آمادہ کرسکتے تھے
اور اونہوں نے دلائل سے یہ ثابت بھی کردیا کہ
حجاج کی رفع تکلیف گورنمنٹ کا بہت بڑا فرض ہے
پھر بھی تاثیر نقش کا مضمون ہوا ۔

ایسا گیا کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا

سائنس کی حیرت انگیز ترقیان گردون گیر تر
کی طرح سر پہر کر گورے چڑے ہی پر منڈلا رہی ہین
کیا مجال ہے کسی ہندوستانی کو اس سے فائدہ پہنچ جائے
سکتے ہین۔ مطلب یہ ہے غریب کالون کی اس قدر
احتیاط کی جاتی ہے کہ اون کا غیر ملک مین جانا
داخل جرم ہے ہم جانتے ہین۔ اسی اصول پر
سائنس دانون نے سائنس کی معلومات اور انکے
فوائد سفید قوم کے لئے وقف کردئے ہین۔
روز سنتے ہین کہ آج اس تلی کی تلی پھٹ گئی۔
اور وہ دم بخود ہوگیا۔ کل اس تھیلی کی شامت نے
جو دھکا دیا تو بگڑے دل صاحب بہادر سر پیٹا بیٹھا
ادھر ٹھوکر یا جب پڑا۔ اور ہر وقت کی طرح سائنس کی
سیدھی تلا بازیان کھاتا ہوا۔ اس دنیا سے
گیا کہ جیسا گیا کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا۔
کاش کسی سائنس کے کرشمہ سے ہندوستانی
تلیون مین ایسی قوت جاذبہ پیدا کردیجاتی کہ
ولایتی ٹھوکرون سے رگڑ کھاکر ہندوستانی تلیون
مین بھی ایسی قوت پیدا ہوجاتی۔ اگر قسمت سے کہین
ایسا ہوجائے تو لیبی کی سفید کل اور کلکتہ کی
مصری بازار کی ولایتی پریون کی [illegible]
کہل جاتے۔ اور یار لوگ ہم خرما و ہم ثواب
سمجھکر ولایتی پیرون کا پیچھا نہ چھوڑتے۔ دونون
مونہون مین ہوتا اور روز کی زرق برق بی بی سے
چھٹکارا بھی مل جاتے۔ خیر یہ تو جب ہوگا تب ہوگا
اب سرکار نے بھی ہندوستانی تلی کی قیمت مقرر کردی
ہر ایک سو روپیہ مین دو تلیان اور دو جانین۔
چنانچہ دہلی کے سپرنٹنڈنٹ صفائی پر جو فوجی مقدمہ
ڈپٹی کمشنر کے اجلاس مین تھا خدا خدا کرکے اسکا فیصلہ
[illegible]

خاکروب کی تلی

ایسی کرارہائی لگی کہ صاحب بہادر کے دیکھتے ہی تاب
نہ لاسکی بدنصیب خاکروب سپرنٹنڈنٹ صفائی کے
بلیرا ہاتھ صاف کرنے گیا تھا انہون نے ہمیشہ
کے لئے اوسکا حساب پاک و صاف کردیا۔
کیا برا کیا۔ روز روز کا جھگڑا کون کرتا
ڈپٹی کمشنر صاحب انصاف کی ایسی سچی
تصویر تھے کہ اونہون نے علاوہ درعایت
دو دو نہ چار ایک دم سے پچاس روپیہ جرمانہ
ٹھونک دیا۔ اس حساب سے گویا ایک تلی
اور ایک جان کی پچاس روپیہ قیمت قرار
دی۔ مگر معلوم نہین زرزر کشد در جہان
گنج گنج کے مصداق بن کر تلی کی قیمت
یعنی زرجرمانہ سرکاری خزانہ کی طرف
کھینچ گیا۔ یا متوفی کے ورثا کو ملا۔
اگر متوفی کے ورثا کو دلایا گیا۔
تو سچ تو یہ ہے کہ ہندوستانیون کے
لئے تجارت کی ایک راہ کھول دی گئی۔
مگر اون مین اتنا حوصلہ کہان کہ وہ
اوس سے فائدہ اوٹھائین۔
بدقسمت مسٹر ہانڈ سے ہمین بہی
دلی ہمدردی ہے۔ نہ اون کے دہکے
کا قصور تھا نہ گھونسے کی خطا۔ جب
تلی ہی کمزور ہو۔ تو وہ کیا کرین۔
ہماری رائے مین تو وہ
ضرور اپیل کرین۔ اور غالباً وہ
ہماری رائے سے اتفاق ہی کرینگے
اگر جرمانہ معاف ہوجائیگا تو ہم
بھی اس خوشی مین وہ پیسہ ہندوستانیون
کو مرہم پٹی کے لئے صدقہ کردین گے۔

بنگالنین بھی اُڑ گئین

ترقی ترقی کی گرما گرمی ہورہی تھی تو صاحب بنگال
نے بھی ترقی کی اور ایسی ترقی کی کہ عجب نہین کہ
پنجابی رشک و حسد سے جلکر کوئلہ ہوجائین۔ اور
سنتے ہین انسان اور انٹیکل مین تو ہوائی جہاز کے ذریعہ
ہوا پر ہی جاتی ہے۔ اب سنا ہے کہ کسی کمیٹی
کے ذریعہ سے لمبے بالون اور سیاہ آنکہون
والی حسین بنگالنون مین بھی سدیشی روح پھونک دی
گئی ہے اور وہ بھی اس بات پر آمادہ ہوگئی ہین کہ بیاہ تو
ہمارا ہی فرمائشین پوری کرو۔ مشرقی بنگال کی
کی شورش مٹاؤ۔ اور نہین تو ہم اوٹھائی کا ہار
لیکر بیٹھتے ہین۔ نہ پہنچنگے نہ پہینگے نہ اچھے کپڑے
پہنین گے اور نہ سنگہار کرینگے۔ نخرہ تو اچھا ہے
ہمین بھی پسند ہے بشرطیکہ چل ہی جائے
مگر سمجھ مین نہین آتا۔ کہ یہ نخرہ کسکو دکھایا
جاتا ہے۔ اور اور لگا چاہتے والا کون ہے
مگر یہ سدیشی عورت تو بڑا تماشہ نکلا
عورت مرد سب پر سواری گانٹھ دی
اور پھر مزا یہ کہ جسپر ایک مرتبہ سواری
گانٹھ دی بس پھر اوسے عمر بھر کے لئے اپنا
بنا لیا۔ اور تو اور بنگال کی بازاری عصمت فروش
بھی اور اس تماشہ مین سدیشی ہوس کا دم
بھرنے لگی ہین۔ اونکے ہی کا مولا بیچ [illegible]
سودیشی کے سنپن تھا۔ وہ بھی سدیشی پر
مٹی ہوئی ہین۔ اونہون نے عہد کرلیا ہے
کہ جبتک جان مین جان ہے سدیشی کی
محبت نہ چھوڑینگے جسے پکڑا اوسی کو اپنا
اب عمر بھر نبھائینگے اب معلوم نہین پردیسی
آدمیون سے بھی پرہیز ہوگا۔ یا محض پردیسی
چیزون سے۔ اور اگر کہین [illegible]

معرکہ آرائی

ٹکٹوں کی ہلچل

سلطان الظرفا بلند اقبال آزاد و ہنجار پاکیاں
جناب مسٹر پنچ بہادر۔ کورنش ڈنڈوت سوم
نیاز آداب و تسلیم۔ صاحب سلامت کے بعد
مد ظلہ بندہ درگاہ دربار گہربار میں آپ کے
پنچ الہڑ جپہ قوم کا مرثیہ چھوڑ مثل بند کر جیتے
کر دیکھے تازیانہ بے مروت پھٹکار ہے لیزم
ہاتے بچے پھینکے پنجرے بھتے و دست خدائی
بیٹھ کے آد بنکے۔ ڈنڈی ہے پنچ بہادر کی۔
ڈاکخانہ کا آدمی کا آوا بگڑ گیا۔ پوسٹ کارڈ
لفافہ ٹکٹ ملتا ہی نہیں۔ بچشم خود میں نے
دیکھا کہ پانچ سات آدمی خریدار پوسٹ کارڈ
وغیرہ جوتیاں چٹخاتے واپس چلے گئے۔ اینجاب
نے ہر چند کوشش کی مگر کسی کو ایک خرمہرہ
نہ ملا۔ خود جہاشنہ صاحب جنکی دس روپیہ
ترقی بھی ہوئی ہے۔ وہ فرمانے لگے۔ آدمی
آویگا تو ملے گا۔ آج ساتواں روز ہے۔
کہ یہی نوبت گئی۔ اور جہاشنہ صاحب نے
بدستور سابق فرمایا ٹھہر جاؤ آدمی کوئی نہیں
ہے۔ وہ آجائے تو ٹکٹ دے ہو۔ ایک آزاد منش
نے جل کر کہا کہ بابو صاحب! آدمی نہیں ہے تو
کیا مضائقہ ہے تھوڑی دیر کے لئے آپ ہی
آدمی بنجائیے۔ یہ سنتے ہی جہاشنہ صاحب جامے
سے باہر ہو گئے۔ اور لگے بیکیاں دینے۔ اور
ایسے جوش میں آئے کہ اوسپر کہرنے جھپٹے
نو اجابنے منت کیا تھا۔ آزاد منش نے جو بابو جی
کے تیور بگڑے ہوئے دیکھے تو دم دبا کر رفو چکر
ہو گیا۔ فقط کہتری بہاری ناصرالکام ٹھسرائی۔

کیا صفائی ہوا ہے گی واللہ
کر دیا ہے صفایا عالم کا

ڈیر پنچ۔ گڈ مارننگ۔ فدوی تسلیم بصد نیاز
کورنش بجا لاکر بہمراہ خطرناک بندگی "نذر کرتا"
ہوں۔ لیجئے لیجئے بہت جلد بگڑ گئے۔ ہیں ہیں
کیا مصیبت ہے۔ کیا زحمت ہے۔ کچھ تو ہی بولو تو ہی
کچھ غنو تو ہی۔ اجی حضرت کچھ پوچھئے کلیجہ منہ
کو آیا جاتا ہے۔ آخر کچھ تو سنائیے۔ اچھا
لیجئے سنئے۔ اینجاب علیہ الرحمۃ کے سر اقدس پر جو
دہشت سوار ہوئی تو جھٹ بلکہ فوراً سے پیشتر
کرانہ جا دبکے۔ یہ سنتے اینجاب کے گوش مبارک
میں مرزا طاعون بیگ علیہ اللعنۃ کے پہلے
ہی ظلم و ستم کی خبریں گھس رہی تھیں۔ مگر
بقول شاعر ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ +
جب بدولت نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ تو
شیطان ہندوستان طاعون ملعون کو ظلم و
جبر کی از حد کثرت دیکھی جس گھر میں گھسا بلا
لحاظ پیر و جوان چٹ کر لیا۔ اور چوتھا تغاری
سب توڑ نکلا۔ بائیس ہزار آدمیوں میں سے
قریب بیس ہزار کے خاتمہ کر دیا۔ ہمارے بہادر
برادران بہا خیان کے مردوں کی جو درگت
ہوئی وہ اس قابل ہے کہ اونکی شجاعت اور
اونکی قدر پوری پر سرکاری تمغہ بھیجا جاے
مریضوں کو دوا تک نصیب ہوئی۔ اور
جو وقت رخصت ہوچکے تو بجائے جنازے
کے کوڑا بوبر ڈالے گئے۔ کمبخت کہار لوگ دس آنہ
مردہ کے حساب سے پا بدست گرفت و دست بستہ
ملاحت کر کے جہاں سمائی ڈال آئے۔ کرانہ کی
میونسپل بورڈ کو خداوند کریم سلامت رکھے اسنے

بہی طاعون ملعون کی بہت بڑی مدد کی۔ طاعون
ملعون کی ذریات کے لئے ہر محلہ میں ایک ایک
حوض بنوا دیا کہ جسمیں تمام محلہ کی عفونت بغیر
گندگی رہی۔ اور اوس سے ساکنان قصبہ اپنی
نازک ارواح کو فرحت پہنچائیں۔ اور اوس
پر بوسے اپنے کمزور اعضائے رئیسہ کو تقویت
دیں۔ اگرچہ ہمارے لایق اور منصف مزاج ڈپٹی
محمد یوسف صاحب و سول سرجن صاحب بہادر اور
حاکم ضلع نے افسران بورڈ پر سخت تاکید کی
کہ صفائی کراؤ۔ اور غریب رعایا کو اس بلاے
ناگہانی سے بچاؤ۔ مگر لائق افسران بورڈ یہی
جواب دیتے رہے کہ صفائی خوب ہو رہی ہے
جسکے معنے یہ تہے کہ آدمیوں کی دیا رتی ہے
جو زیادہ گرد بڑھ رہی تھی اب اونکی خوب
صفائی ہو رہی ہے۔ ہمنے انتخاب کر کے پورا
قصبہ کیسے قبرستان آباد کرا دیا ہے۔ افسوس
کیا بورڈ کا فرض یہی ہے کہ جنکی وجہ سے وہ
عیش کرے اونہیں کی گردن مارے۔ اینجاب
کے گوش مبارک میں یہ خبر معتبر مخبر کے ذریعہ
سے پہنچی ہے کہ ساکنان قصبہ نے ایک درخواست
سیدھی سادہ حاکم ضلع کی خدمت میں بھجوائی
چونکہ محرر صاحب زبان انگریزی میں کامل مہارت
نہ رکھتے تھے۔ محض اونگلی کٹا کر شہیدوں میں
داخل ہو رہے تھے لہذا حاکم ضلع نے وہ گھسیٹا
کہ مطلب خبط ہے ساکنان سے دریافت کیا جائے
وہ درخواست سکرٹری صاحب بورڈ کے پاس
آئی۔ آپنے اُن لوگوں سے دریافت کیا کہ
ہمارا وقت تم لوگ فضول ضائع کرتے ہو۔
اپنا مطلب جلد ظاہر کرو۔ ساکنان نے کہا کہ
ہم لوگوں نے جو قصور کیا تھا اور جو خطا ہے
ہمسے لائق بورڈ کی شان میں سرزد ہوئی تقصیر

اوسکی سزا کو یہ لوگ بخوبی پہنچ گئے ہیں۔ اب ہم
دیکھیں تو لطف ہوتی چاہیئے۔ اور یہ حوض اُٹھا
لیا جائے۔ اوسپر منتظم صاحب کیا فرماتے ہیں۔
کہ اسکا انتظام ہمسے نہیں ہو سکتا ہے آپ لوگ اسکی
خود حفاظت کریں۔ واہ وا سبحان اللہ قربان
جائیے اس انصاف پر کہ ہماری مسلمانی علیہ السلام
کی زیارت آپ کریں۔ اور انتظام ہم لوگ کریں
قصہ کوتاہ۔ سکرٹری صاحب جھٹ فرما دیتے
کہ ہمسے کیا۔ بہو ڈپٹی صاحب اسکا انتظام کرینگے
اور اس درخواست پر لکھ دو کہ پہلے صفائی
خراب تھی اور اب صفائی بہت اچھی بہت
عمدہ ہے۔ سامان نے یہ خیال کر کے کہ سکرٹری
صاحب سرکاری فرش پر چلنے کا جرم قائم
کر کے چالان نہ کر دیں فوراً اوسپر سوٹا
صاد کر دیا۔ اور اپنا سامنہ لیکر چلے آئے
مابدولت کے ایک نظر جدید اور پبلک کے سامنے
پیش کرتا ہے مگر اسوقت سکرٹری صاحب اِس
مقدم صاحب اور ڈسٹرکٹ بورڈ سے درخواستانہ
کہتے ہیں کہ وہ غریب رعایا پر زیادہ ظلم
وستم نہ کریں۔ ورنہ ہم ہفتہ وار بذریعہ پنج بہار
بورڈ کے کل حالات سے حکام بالا کو مطلع
کیا کریں گے۔ (باقی آیندہ)

راقم وہی صادق القول از چھپانہ

ہندوستان کی حالت

افسوس کہ ہند کی وہ توقیر نہ رہی | شوریدہ سری ہو گئی غیرت نہ رہی
پنجاب کی شورش نے مٹایا کیا کیا | اُجڑی ہوئی بستی کی وہ زینت نہ رہی

مصیبت کہ ہندو و مسلمان نہ رہا | وہ حفظ کا ادارہ امن و عنوان نہ رہا
چلتی ہے شب و روز بغاوت کی ہوا | سامان خوشی رونق بزم جہان نہ رہا

اب آزادی کے جو خواہاں ہیں دیوانے ہیں سب
ہمیں ہندو یا مسلمان ہیں بیگانے ہیں سب
کام آ سکتا نہیں پولیٹیکل ایجیٹیشن
خود غرض مذہب اگر تھوڑی ہیں تو کافر ہیں سب

عشرت لکھنؤ سے

ایک بڑھا

ملا ایک پیر کہن راہ میں | خمیدہ تنظر سوئے فرش زمین
نہ گنجینہ میں طاقت نہ آواز میں | گرسانی پہ بیٹھی آستین
قدم آہستہ میں لڑکھڑاتی بے نکلے | ہر اک دم ہے گویا دم واپسین
جو پوچھا کہ گردن جھکائے ہو کیون | بلکس فکر میں تم ہو اندوہگین
تو کہنے لگا تم تو سعدی ہو | تواضع کہ پیلے سے جبین نہیں

بجا شیخ سعدی کا یہ قول ہے
نہ ہر شاخ پر میوہ سر بر زمین

عشرت لکھنؤ سے

مآل اندیشی کو مدنظر رکھیے

ناصح قوم محب وطن علامہ ایڈیٹر ان تسلیم۔ شیخ زادہ
ہمن آپ کی سمع خراشی کے لئے مجبور ہو کر یہ اِتنا جو
قوم کی حالت اسکے مصداق ہے سہ حال
دل جو کبھی سنا نہ کرے یہ خلق ایسا حسین خدا
نہ کرے ۔ ناصح قوم کی نصیحت آمیز تحریر پر
اُن کا عمل ہے۔ آفرین ہے ایسے میرے اور لڑکے
کے سمجھنے والے۔ باوجود دعوی علمیت کے ایسی
خام خیالی۔ ذرا غور کیجئے تقسیم بنگالہ پر جو غیر
معمولی ادھر سے گزر رہا ہوا جو شور برپا کرنا
مخصوص بنگالیوں کے لئے نہیں سارے ملک
کیلئے غیر مفید ثابت ہوا۔ تجربہ اسکا شاہد
حال ہے۔ اُلٹا الزام مسلمانوں پر دیا جاتا ہے
کہ یہ خوشامدی ہیں ملک و قوم کی ترقی کیلئے
سد راہ ہیں۔ محض غلط مسلمان ابھی عقل تمیز

کہ بیوقوفوں کی خوفناک راہ پر قدم رکھیں۔ تمیز
عقلا ہی پہ خیال پر تنظیم کہنا لا بدی ہے۔ ذرا غور
سے ملاحظہ ہو اُنہیں اپنا مسودہ خود اخبار
میں جو لیاقت حسین کے اشتہار کا مضمون
شائع ہوا ہے۔ گو اوسکی تردید کی حاجت نہیں
سلطان الاخبار روزانہ میں جو مضمون ایجاب
چھپے ہیں رنگ اُنکی کا وضاحت ہے۔ ناظرین
خود انصاف کر سکتے ہیں کہ وہ ایک نصیحت
ہے۔ ان مضمون سے اسوقت علیحدہ رہنا
ہر ذی عقل کا کام ہے۔ لیاقت حسین کی تحریر
خود ثابت کر رہی ہے کہ وہ مبلغ علوم سے
بے بہرہ ہیں۔ دوسروں کو لا مذہب شادی
لکھنا انکی خام عقلی کی دلیل ہے۔ اب وہ
مآل تحریر سے ضرور نادم ہوں گے۔ ملکی ترقی
ایک اہم کام ہے بغیر نیک و صحیح کوشش کے
خواہ مقصود کا دیدار نصیب نہیں ہوتا۔
جب برطانیہ عظمیٰ کے عہد سلطنت میں قوم
اپنی بگڑی حالت نہیں درست کریگی تو کب۔
یہ راہ جو اختیار کی گئی ہے محض منزل مقصد
سے دور ہے۔ بادشاہ وقت خود تمکو اجازت
دیتا ہے کہ مہذب قوم بنو۔ ترقی کرو۔
مگر فتنہ و فساد سے خود کو نیز دوسروں
کو بلا میں نہ ڈالو۔ یہ راہ ترقی نہیں بلکہ
تنزلی کی سڑک ہے۔ زیادہ تعجب تو ایڈیٹران
اخبار پر ہوتا ہے۔ اوڈیٹر کی تعریف یہ ہے
کہ ایسی تحریر ایسی رائے شائع کرے جس سے
پبلک کا نفع اور قوم کی ترقی مدنظر ہو۔
نامہ نگاروں کی بھول چوک کی اصلاح کرنا ہے
دیکھئے بندے ماترم کلکتہ۔ سندھیا کلکتہ
جگنتر کلکتہ۔ ان ہر سہ ایڈیٹران کا کیا حشر
ہوا۔ ۲۵ جون ۱۹۰۸ء کا پیسہ اخبار میں اپنا

شاد ہے رب بھی مطویانہ تحریت سے ممعصرِ دن
گر سند کہ المصلحت ہے۔

باز بنماز جان جہان انتبادہ ہے
ہم نیک ہے عطور ترکھبائی جاتی ہین

راقم ح - م - رنگ الہی مانا پور

تضمین زمیندار بر غزلِ حافظ

(از منشی سراج الدین احمد ایڈیٹر اخبار زمیندار کرم آباد)

سردی مین رات کاٹی گرمی مین دن گذارا
خشکی نے گاہ لوٹا پانی نے گاہ مارا
ابرِ سپید لایا ہے برساتے سنگ خارا
بجلی نے گر جلایا کشتِ امید سارا
مور و ملخ نے کھایا ہے پان آکے منہ پسارا
تحصیلدار کا گر کب آ گیا خسارا
کچھ سود خوار کو پھر دینا پڑا اسہارا
روٹی بچی نہ کپڑا دانہ بچا نہ چارا
آخر کو ارشک کر چلا اور تماشا بچایا
دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا
آنکھون مین ہین نہ آنسو لبین انہین ہے خون
ہر لحظہ ہو رہی ہے حالت مری دگرگون
بیچارہ گردون کو کس سے پوچھون کہا تو مین کیا کہون
باقی نہین رہی ہے گو تاب لیش چہ دیون
جاؤن کدہر کو یارب اے اور کس سے مانگون
دل با تپاہت اپنا قصہ تمام کردون
القصہ اگر ہے حکم خدائے بیچون
اور فطرتاً ہی خو مین کچھ طوق وفا ہون
پیچ و طرب گرانی جانی مین جاتا ہون
دہ روز مہر گردون افسانہ است و افسون
نیکی بجائے یاران فرصت شمار یارا
کچھ اپنی جستجو سے یہ ہے جوشِ انگیز

کچھ اپنی آگ ہی سے خرمن ہے یہ شرر ریز
کچھ اپنی عشیون سے ساغر ہے زہر آمیز
کچھ اپنے گلہ بان ہی کرنے لگے چھری تیز
کچھ اپنون ہی نے ٹھانی کرنیکی مجھ سے پرہیز
بیگانے بھی ہیں کچھ خونخوار اور خونریز
امید کا گہر ہے اک عشوۂ دل آویز
غمخوار و ہمت افزا دمساز در دو رخیز
ہستے ہاد ہا کو یا زور لگا کے مہیسنہ
کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را
ہین میرے ہی عرق سے شاداب سنبل و گل
ہے میرے ہی لہو سے پُر بادۂ گل و مل
ہر پیچ و تاب میرا ہے زیب پیچ کاکل
میرے ہی خون سے اونچا ہے سبز رتغلق
میری فروتنی سے ہے شاد کا تجمل
عمال کا تعلم حکام کا تغافل
پٹوار کا تشدد گرداوری تطاول
ان سب پہ عار خانہ سرکار کا تجاہل
آہ رسا فلک تک ہم بھی مچائین کچھ غل
در حلقۂ گل و مل خوش خواند دوش بلبل
ہات الصبوح ہبوا یا ایہا السکارا
ہے ایڈورڈ ہفتم کی اندنون حکومت
ہیرا گنگ و میش جس مین یکجا شریک دولت
صنعت مین ہے ترقی رونق پہ ہے تجارت
آسودہ ہین ملازم خوشحال اہل حرفت
میرے لئے دلیکن ہے باعث مصیبت
اور دکہ ہے جو حاصل سامان عیش و عشرت
ریل اور اریکی ڈاک اور حفظ صحت
ایسی ہوئی نہ تھی جبکہ کبھی ضرورت
محتاج ہے پہ ہر کی شادی کی ندامت
اے صاحب کرامت شکرانۂ سلامت

روزی تفقدے کن درویش بے نوارا
سارے جہان کے دانا اور ملک کی ہنرمند
قاضی حکیم ملا استاد اور اخوندی
ایڈیٹر زمیندار اور قوم کے خردمند
کرتا ہے وعظ کوئی دیتا ہے یا کوئی پند
ارکان مملکت کیا کیا ملک کے خداوند
دفتر مین بیٹھے بیٹھے کرتے ہین کچھ قلمبند
زخم جگر کسی سے لیکن ہوا نہ پیوند
زاغ و زغن کا طعمہ دائم رہا جگر بند
اے مدعی اصلاح اب سعی چند تا چند
در کوئے نیکنامی ما را گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را
ہون گرچہ سب جگہ مین سب سے جہانین چیڑہ
اور محنتین مری ہین اہل جہان کا تصور
پہ خلعدار و ڈپٹی جون جون ہیں ہین مزدور
گر مین ہون ترشی ساری ہوائی مغرور
دیکھا کبھی زمین نے پر روزی سو و بیرو
آسودگی کا در ہے مدت سے مجھ پہ مسدود
شاہی خراج پر ہے دوکاندار کا سود
پھر اہل کار کا ہے اس سود پہ شہد و بود
مجبوریون نے مجھکو چیرا کیا ہے مردود
حافظ بخود نپوشید این خرقہ مے آلود
اے شیخ پاک دامن معذور دار ما را

اہل اسلام کو مژدہ

شمائل نبوی اور آنحضرت صلعم کا نامۂ مبارک اور
دعائے دافع طاعون مع استاد
آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات بہت خوشخط
۲۲x۲۹ کاغذ پر نہایت عمدگی کے ساتھ چھاپے
گئے ہین۔ مین السطور مین اردو ترجمہ ہے۔ خوشنما
نام تبرک کا دیکھنا اپنے گھرون مین رکھنا چاہئے

زلزلوں سے ہر دو محفوظ رہینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ ساتھ ہی دعائے دافع طاعون معہ اسناد اور دست مبارک کا لکھا ہوا ایک نامہ معہ مہر شامل ہے جو آپ نے مالک بحرین منذر ابن ساوی کو نام ترغیب اسلام کیلئے بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ اور منذر ابن ساوی نے نامۂ مبارک کا جو جواب دیا تھا۔ وہ بھی ہمراہ کتاب چھپا ہوا ہے۔ یہ بڑی کوشش اور شبہ روز محنتوں سے دستیاب ہوا ہے۔ اصل نامہ شریف ایک فرانسیسی سیاح نے امیر المومنین سلطان عبدالحمید خان صاحب والی روم کو تحفہ دیا تھا پر اوسکا فوٹو لیکر چھاپا گیا ہے۔ لہٰذا مناسب سمجھا گیا کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات کے ہمراہ نامہ شریف بھی شامل کیا جائے۔ جو خط کوفی میں نقل مطابق اصل بلکہ بعینہ اصل جیسے ہے۔ امید ہے کہ جملہ برادران اسلام مستفیض ہونگے اور وبائی امراض سے محفوظ رہینگے ایسی تبرک شے کا دستیاب ہونا محال تھا۔ مسلمانوں کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی یہ بے بہا جواہرات جس قیمت پر ملیں سستے ہیں۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں انہوں ہاتھ جا رہی ہیں کتاب کا حجم ۲۰۰ صفحات ہے قیمت ۸ر اور جو صاحب صرف نامہ شریف طلب فرمائینگے تو اوسکی قیمت ۴ر

شعیب احمد ناظر [illegible] منیجر تاجران کتب بھنڈی بازار بمبئی

خضاب حمیدی

(صرف انسانکے رنگنیکا خضاب)

اگر بمبو نام کو بھی ہو تو واپس کر دو۔ قیمت فی بکس مع محصول [illegible] (رنگ نمبر [illegible])

جاسوسونکی پکڑ دھکڑ

لندن ۱۳ جولائی ۔ مقام ہنڈ واقع ٹرانسوال کی کان کے ارد گرد ایک مزید سازش لگی تھی مقام بارکنگ کا ہوٹل ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا جس میں تین گورے ہلاک اور اکثر زخمی ہوئے۔

مقام سینٹ ڈائیگو واقع کیلیفورنیا کا ایک تار مظہر ہے کہ چند جاپانی ایک قلعہ کا خاکہ کھینچنے کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے۔ مذکورہ چند مخبران جاپان کی کوششوں کی خبر نے کل امریکہ میں تہلکہ عظیم برپا کر دیا ہے لیکن واشنگٹن کی امریکی گورنمنٹ اس امر کا اقبال کرتی ہے کہ اب تک اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے اور کوئی باضابطہ اطلاع نہیں پہونچی ہے۔

سلطان مراکو نے شریف وازان کو اس غرض سے روانہ کر دیا ہے کہ وہ رسولی پر اپنا اثر جما کر سپاہیوں کو اسکی حراست سے آزاد کریں۔

سیول (کوریا) کے تعزیرات میں ۲۳ اشخاص چھپے ہوئے تھے گرفتار ہوئے معلوم ہوا کہ انہوں نے وزراء کے قتل کی سازش کی تھی۔

مراکو کی ایک ہزار سپاہ مقام فیض سے روانہ ہوگئی ہے تاکہ متعینہ سپاہ واقع [illegible] جو کہ سرحدی [illegible] کی ہوائی کے بیچ گئی ہے اس سے ملاقات کرے۔

لندن ۱۵ جولائی ۔ طنجہ سے موصول شدہ ایک تار برقی مظہر ہے کہ جنرل [illegible] گورنر جنرل [illegible] جنرل گلکوہت اور ایک سرہنگ گرفتار کئے گئے [illegible] گئے ہیں۔

اٹالین سینیٹ لیڈر پارلیمنٹ کے اجلاس کریگی اور سابق وزیر [illegible] کی تحقیقات کریگی کیونکہ اس نے اپنے ایام ملازمت میں بہت سی بد عنوانیاں کی ہیں نالش گرنی ہے۔

کوریا کا ڈیلیگیٹ ہوں [illegible] ہیگ کانفرنس میں گیا

تھا۔ جہاز ہی پر مر گیا۔ اور وہیں دفن کر دیا گیا۔

روٹر کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو بذریعہ تار یہی خبر دیتا ہے کہ ویکاؤنٹ ہیاشی بغیر اطلاع کے سیول کو روانہ ہوگئے ہیں۔

لندن ۱۰ جولائی ۔ روٹر کا نامہ نگار متعینہ طہران مظہر ہے کہ یہودیوں کی آبادی میں ایک مسلمان عورت کو روک رکھنے سے یہودیوں کے خلاف مسلمانوں میں سخت جوش برپا ہوا۔ اگر حاکم بر وقت امداد نہ کرتے تو یہودیوں کی خیر نہ تھی قتل عام کا وقت قریب آگیا تھا تاہم ۲۰ یہودی سخت بد طور زخمی ہوئے ہیں۔

امریکہ کے جنگی جہاز جارجیا پر توپ چھوٹنے سے جو سخت حادثہ وقوع پذیر ہوا تھا اس سے ۱۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

خدیو مصر پیرس جانیکے لئے وانسٹا سے روانہ ہوگئے ہیں۔

فرانس میں آجکل اس قسم کے غبارہ کی ایجاد و تکمیل ہو چکی ہے جسمیں بیٹھکر ہوا میں [illegible] اڑ سکتے ہیں اب گورنمنٹ فرانس نے اسی قسم کے متعدد غبارے تیار کرنیکا حکم دیا ہے چنانچہ ایسے لوگوں کی بڑی تعداد فراہم کی جا رہی ہے جو ایسے غباروں میں کام دے سکیں۔

[illegible] کے متعلق مسٹر [illegible] کیا [illegible] نے [illegible] پر [illegible] سب سے زیادہ نازک اور اہم ہے۔

لندن ۱۹ جولائی ۔ کوریا کے صدر مقام سیول میں اشتہارات چسپاں کر دئے گئے ہیں جنمیں تاکید کر دی گئی ہے کہ جاپانی افسر قتل کر دئے جائیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹ کی جمہوری سلطنت کے مدبروں نے باتفاق رائے یہ قرار دیا ہے کہ جبتک دوسرے پریذیڈنٹ کا انتخاب نہ کیا جاوے موجودہ [illegible] کو حاصل [illegible] کے مسئلہ پر نظر ثانی کرنے کا کام [illegible]

سلطان مراکو کے خاص مشیر اعلیٰ مسٹر مینری ابیکلن پر
ڈاکوؤں کے تاوان کے مدعی رسولی کے ہاتھوں گرفتار
ہو گئے تھے ان کی رہائی کی شرایط میں رسولی نے
چند باتوں کی تخفیف کی ہے۔ اور امید ہے کہ مسٹر میکلین
عنقریب رہا ہو جاوینگے۔

کربلائی مجالس نے استعفا پیش کر دیا

ہندوستانی ریلوے کے متعلق جو لون (قرضہ) ہوا تھا
اس کا نتیجہ ابھی سے نصف سے زیادہ ہو چلا ہے۔

... کے صدر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین نے
... خبر رسانی کے متعلق
... کا ارادہ کر لیا گیا ہے۔

بمبئی کی آیندہ گورنری کے لیے مسٹر والٹر لارنس اور
... کے نام لیے جاتے ہیں۔ مگر مزید
... اسامیوں کے نام لیے جاتے ہیں ان میں
ایک ... دوسرے سر ہنری وارڈ جبر
... نامزد ہیں۔

لندن ۱۹ جولائی - میرل سے تار برقی سے معلوم
ہوتا ہے ... سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی وزیر سیاسی
... پیدا ہو گیا ہے۔

... نے اپنے وزرا سے مشورہ کیا
تخت و تاج سے دست برداری پر رضامندی
کی ... نے اعلان شایع کر کے ظاہر کیا کہ
... ہم ... بے سبب قومی
... کے اسباب پیدا ہو گئے ہیں۔

... میں شدت گرمی کے باعث
... سے زائد باشندے بیمار ہو گئے۔

... دانا پور میں کسی ... نے
... گورنمنٹ ہند ... تھا اس کے
... دانا پور میں تحقیقات
... سنایا گیا ہے
... صاحب ... کے بیان

اسی بارے میں ... کل اسباب جہاز پر چھپکر صفایا کر دیا
(جو ... کر ... صفائی کا ...)

مولوی عبدالغنی خان ساکن سلطانپور ... الحق جنہیں
انسپکٹر ... نے ... کا مقدمہ چلایا
ہے۔ مدعا علیہ ... کی صورت کی ...
کو گواہی میں طلب کیا ہے ۲ جولائی کو ... میں
پیشکار حاضر عدالت ہو کر تعین دیکھئے کیا ہوتا ہے

امام علی ... الحکیم دانا پوری کا مقدمہ
مقدمہ آپس میں طے ہو گیا۔ خوب ہوا دونوں جانب ...
... گئے (نامہ نگار از دانا پور)

۱۲ جولائی کو ۵ بجے صبح کے ایک ... میں
اسٹیشن ... ایکسپرس گاڑی کو جھنڈی دکھانے
کے واسطے گیا اور ریل کے نیچے گھاس پر ... تھا
میں گاڑی آ گئی اور اس کا ... گاڑی
کی ... میں آ گیا اور جان بحق تسلیم ہوا۔

کپتان لارنس صاحب فرنگی غبارہ باز نے
دہلی میں ... میں اڑنے کا تماشا دکھایا تجربہ
اٹھائے

... میں سرپرست رسد برداری کی جان
الزام چوری میں گرفتار ہیں۔ مال برآمد کیا گیا۔
چیف کورٹ ... میں ایم۔ اے ...
قائم ہے کہ امتحان ... کیلئے جعلی سرٹیفکٹ
پیش کیا۔

... میں جس ... کے کو ڈاکٹر ...
زد و کوب کیا تھا اس نے ۳ ہزار روپیہ ہرجانہ کی
نالش ڈاکٹر کے خلاف دائر کر دی ہے۔

... کچہری کے احاطہ میں دو باشندوں
کی آپس میں تکرار ہو گئی ایک نے دوسرے کو مار ڈالا
قاتل گرفتار ہو گیا ہے۔

بنگال گورنمنٹ نے اپنے افسروں کے
رشتہ داروں کو ... کے پاس ...

... داری کی فیس معاف کر دی ہے

مقام ... کی ... پارٹی کے
متعلق ... کے گرفتار ہوئے تھے جن پر ...
تجارت کا ... ڈپٹی مجسٹریٹ نے سب کو
... ایک ... کو ۲ ماہ قید سخت کی سزا دی
اور باقی ہر ایک پر ... روپیہ جرمانہ کیا۔

ہندوستان کی ریلوں کو ... اپریل سے ... سے
سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی نسبت ... لاکھ کے
قریب زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔

... ماہ حال سے کلکتہ ہائی کورٹ میں ...
کو ... کے سامنے خاص وردی پہن کر
جانے کی اجازت ہو گئی۔

... اخبار کی طرح اخبار ... کے
دفتر میں بھی سرکاری ڈاکخانہ کھل گیا ہے۔

کلکتہ میں ماہ اکتوبر آیندہ سے موٹر
گاڑیاں ... برقی ... سے کی طرح ... شور
نہیں پیدا ہوگا اس غرض کیلئے ولایت میں ...
لاکھ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قائم ہوئی ہے

انڈیا کونسل میں سر آغا خان کی ممبری
کی خبر گرم ہے۔ منجملہ دو ہندوستانی ممبروں کے ایک
ہز ہائینس سر آغا خان ہونگے

... میں شہر ... وغیرہ کے مسلمان ...
کے ۲۳ ... میں سے ۱۴ ... طاعون کے
اثر سے دو دن میں مر گئے۔

ایک آنہ کا سکہ اب تیار ہو گیا ہے یہ سکہ چونی
کے مشابہ ہے۔ مگر چونی سے ذرا بڑا اور ... ہوتا
ہے۔ ایک طرف ... شہنشاہ ہند کی ...
اور نام ہے اور دوسری طرف ... ایک آنہ اور اس کے
... انڈیا اور ... کے ...
... کے ... اردو ... ناگری۔ بنگالی۔ اور
... زبانوں میں ایک آنہ کا سکہ لکھا ہوا ہے۔

پرسکہ یکم ماہ اگست آئندہ سے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے خزانوں سے مل سکیگا۔

گذشتہ پنجشنبہ کو [illegible] کے متصل [illegible] کی گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں مسافر بچ گئے۔

کلکتہ کارپوریشن کے کلارک بابو بپن چندر گھوش کو بجرم خیانت مجرمانہ ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا ملی

اخبار بنگالی کلکتہ کے ایڈیٹر کی ضمانت ایک [illegible] لیڈی نے دی۔ جسکا ہندی نام [illegible] ہے

مسٹر امیر علی صاحب ولایت سے ہندوستان آتے ہیں۔ آپ کو وائسرائے کونسل میں جگہ ملنے کی امید ہے

[illegible] کے چند مقامات [illegible] میں بھی ایکٹ اسلحہ جاری کیا گیا اس پر [illegible] عام ہے۔

منشی بہاری لال ولد [illegible] رام سابق [illegible] برضا و رغبت صاحبزادہ محمد عبد الرسول صاحب سجادہ نشین کے ہاتھ مقام للہ شریف ضلع جہلم مشرف باسلام ہوا اسلامی نام محمد امین رکھا گیا۔

آگرہ میں گرمی کی بہت شدت ہے۔ دریا جمن پر ایک جدید پل تیار کیا گیا ہے جو ۱۵ اگست کی یکم کو جاری کیا جاویگا۔ ۸ جولائی کو یہاں ابھی بارش ہوئی یہ بارش۔

متھرا ۹ جولائی کو یہاں ابھی بارش ہوئی یہ بارش اس موسم میں گویا کہ اول مرتبہ ہے گرمی کم ہو گئی۔ سرد ہوا کے جھونکے آرہے ہیں۔

مقام [illegible] کا [illegible] کی ایک معزز خاتون نے [illegible] کی ایک عورت کا خون کیا اس جرم میں کہ وہ اس کے خاوند کے ساتھ ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ [illegible] ڈسٹرکٹ جج نے مساۃ کو سزائے موت کا حکم سنایا مدراس ہائیکورٹ نے [illegible] گورنمنٹ [illegible] کیا۔

بمبئی [illegible] آنند [illegible] نامی ایک ہندو لڑکا [illegible] روز [illegible] کسی مرض شدید میں مبتلا تھا۔ علاج وغیرہ سے کچھ صحت نہ ہوئی۔ آخر تنگ آکر کنوئیں میں کود پڑا۔ آس پاس کے لوگ آکر جمع ہوگئے اور ایک پارسی جو سائیکل پر جا رہا تھا قریب آیا اور کوٹ اتار کر کود پڑا [illegible] کرنے لگا مگر [illegible] آخر بڑی دیر کے بعد اس کی لاش برآمد ہوئی اور سپرنٹنڈنٹ پولیس [illegible] تحقیقات کیگئی [illegible] خودکشی کی رائے دی

معتبر ذرایع سے سنا گیا ہے کہ یہاں کی لوکل الیکٹرک (برقی قوت) فراہم کرنے والی ٹرام کمپنی [illegible] سے [illegible] لائٹ اور [illegible] (روشنی) [illegible] کرنے والے آلات کا سلسلہ جاری کرنے کی اجازت کلکٹر صاحب [illegible] سے طلب کی ہے۔ شاید موجودہ برقی ٹرام کا سلسلہ تھانہ تک جاری کرنے کا ارادہ کمپنی کا ہے۔

دوپہر کو قریب ۲ بجے کے [illegible] پل پر [illegible] جونی نام جوان پارسی سائیکل سوار ایک [illegible] مقام پر [illegible] جا رہا تھا گر پڑا ناک پر سخت زخم آیا۔ [illegible] کے قریب [illegible] بیہوشی کی حالت میں جے جے ہسپتال لایا گیا

پرسوں شب کو ایک بجے توپ کی سی ہیبتناک گرج نے [illegible] اور قلعہ کے باشندوں میں سخت انتشار پیدا کردیا۔ چند لمحہ بعد لوگوں کو آسمان پر سرخی نظر آئی اور معلوم ہوا کہ سرکاری گودی میں آتشزدگی واقع ہوئی ہے۔ [illegible] بجے [illegible] فائر انجن موقعہ واردات پر [illegible] گئے جس شید میں آگ لگی تھی اس میں [illegible] تیل [illegible] کا ذخیرہ بھی موجود تھا۔ آگ کی وجہ اور اندازہ نقصان ابھی نہیں معلوم ہو سکا۔

[illegible] کا رونر [illegible] اسپتال میں خدا بخش امام نامی گاڑیبان کی لاش پر پولیس جوری تحقیقات کی معلوم ہوا کہ برقی ٹرام نمبر ۶ سے مرحوم کا جھگڑا ہو گیا تھا اور شدید زخموں کے باعث ہلاک ہوا۔ جوری نے رائے دی کہ مرحوم کی موت [illegible] حادثہ [illegible] ہوئی۔ مگر ٹرام چلانیوالی [illegible] اور چلانیوالے [illegible] سے ناواقفیت بھی موت کا باعث ہوئی کیونکہ اگر وہ ٹرام روکنے کی کوشش کرتا تو [illegible] تھا۔ جو کچھ ہوا [illegible] کی غفلت سے ہوا۔

افسوس لارڈ ولنگڈن گورنر بمبئی اپنی [illegible] صاحبہ کی علالت کی وجہ سے مستعفی ہو کر [illegible] کو ولایت جاتے ہیں آپ کی ذات مسلمانان بمبئی کے لئے بہت غنیمت تھی۔

آٹھ روز سے صبح اپنا [illegible] آسمان [illegible] کرتا ہے۔ ہوا سرد چلتی [illegible] کسی قدر خنکی بھی ہوتی ہے۔ [illegible] آج تک ۱۵۳ انچ اکتالیس حصہ بارش ہوئی

[illegible] نامی ایک ہندو [illegible] کی اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ۱۵ تاریخ کو اس کا ۱۱ سالہ لڑکا گھر سے کسی ضروری کام کے لئے باہر گیا تھا۔ وہ اب تک واپس نہیں لوٹا ہے۔ اس کے جسم پر تین سو روپیہ کے زیورات تھے۔

باجلاس مجسٹریٹ مسٹر [illegible] نام ایک ہندو [illegible] کا [illegible] قیمت کی [illegible] کے ۱۰ [illegible] سے [illegible] تھا اور ساتھ ہی [illegible] مال مسروقہ خریدنے کے جرم میں [illegible] اس کو ایک سال قید سخت [illegible] دو ماہ قید سخت کی سزا ملی۔

کیا طاعون لا علاج مرض ہے؟

خداوند تعالے

[illegible]

کا ہی کے لئے

[illegible]

چنانچہ اس عاجز نے

[illegible]

الحمد للہ جل شانہ حکیم مطلق

[illegible]

یقینیہ علاج ہے

[illegible]

یہ اسباب ہیں

[illegible]

اس لئے جب تم کو

[illegible]

ہمارے دیسی بھائیوں

[illegible]

خوب یاد رکھنا چاہئے

[illegible]

ہدایات

[illegible]

اگر مرض شدید ہے

[illegible]

علاج حفظ ماتقدم

[illegible]

خبردار! ہوشیار!!

[illegible]

کیا وجہ ہے

[illegible]

اکثر مذاہب

[illegible]

ہر دو یہی مخادق ہے

[illegible]

اکسیر شفا ہے اور بس!

[illegible]

[illegible]